



## سوال

سوال: سورہ توبہ کی آیت نمبر 37 میں حرام کردہ "النَّسِيءُ" [حرمت والے مہینوں میں تقدیم و تاخیر] سے کیا مراد ہے؟ اور اس کے حرام ہونے سے پہلے جزیرہ عرب میں اس کی کون کونسی اقسام موجود تھیں؟

## جواب

الحمد لله

فرمان باری تعالیٰ:

(إِنَّمَا النَّسِيءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُحْلِقُونَ غَائِمًا وَنَجْوًا مُؤْمِنَةً غَائِمًا لِيُؤْخَذُوا بِهَا وَيُؤْتُوا عَاهِدَةً لَّعَلَّهُمْ يَحْتَمُونَ فَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قِتْلَهُمْ فِي الْأَشْهُرِ الْحَرَامِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ) [التوبه: 37]

اس آیت کریمہ میں "النَّسِيءُ" سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں اہل علم کے متعدد اقوال ہیں، جن میں سے مشہور ترین درج ذیل ہیں:

1- عرب لوگ حرمت والے مہینوں کی حرمت تبدیل کرتے رہتے تھے، چنانچہ ضرورت پڑنے پر اپنی مرضی سے کسی بھی حرمت والے مہینے کو غیر حرمت والا قرار دے دیتے تھے، ہاں ہم قمری مہینوں کی تعداد میں اضافہ نہیں کرتے تھے؛ لہذا بسا اوقات ماہِ محرم کو غیر حرمت والا قرار دیکر اس مہینے میں قتال جائز سمجھتے؛ اس کی وجہ یہ تھی کہ ذوالفقہ، ذوالحجہ اور محرم تین ماہ مسلسل حرمت والے ہیں، [اور اتنے دن ان کیلئے لڑائی جھگڑوں سے رکنا مشکل امر تھا] اس لیے محرم کی حرمت صفر میں منتقل کر دیتے تھے، گویا کہ حرمت والے مہینوں کی تعداد انہوں نے پوری کر دی۔

یہ صورت صحیح اور مشہور ترین ہے، نیز آیت کے مضموم سے قریب ترین بھی یہی ہے، جیسے کہ یہ بات متعدد سلف صالحین سے صراحت کیساتھ مستقول ہے، یہی موقف ابن کثیر رحمہ اللہ سمیت دیگر محققین کا ہے؛ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ بات آیت کے معنی: (يُحْلِقُونَ غَائِمًا وَنَجْوًا مُؤْمِنَةً غَائِمًا) اور (لِيُؤْخَذُوا بِهَا وَيُؤْتُوا عَاهِدَةً لَّعَلَّهُمْ يَحْتَمُونَ) کیساتھ مطابقت بھی رکھتی ہے۔

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی "النَّسِيءُ" کا مطلب یہی بیان کیا ہے۔

2- اس وقت کے عرب بسا اوقات ماہِ محرم کو صفر کیساتھ ملا کر دونوں کو غیر حرمت والا مہینہ قرار دیتے اور ان دونوں مہینوں کو صفر کے نام سے موسوم کرتے، پھر آئندہ سال صفر کو ماہِ محرم کیساتھ ملا کر دونوں کو حرمت والا مہینہ قرار دیتے اور دونوں مہینوں کو محرم کے نام سے موسوم کرتے تھے۔  
حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کے مطابق یہ صورت بہت ہی تعجب خیز ہے۔

3- اس وقت کے عرب لوگ بسا اوقات ماہِ محرم کو حلال سمجھتے تھے اور اگر ضرورت پڑتی تو صفر کے مہینے کو بھی حلال قرار کر بیع الاول کو حرمت والا مہینہ قرار دیتے۔  
امام احمد کے مطابق یہ بات درست نہیں ہے۔

جزیرہ عرب میں "النَّسِيءُ" کی کونسی قسم عہد اسلام میں پائی گئی اور اسلام نے اسے حرام قرار دیا؟ اس کے جواب میں ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"امام محمد بن اسحاق رحمہ اللہ نے اپنی کتاب: "السيرة" میں اس بارے میں بہت ہی مفید اور چمکی گشتی کوئی ہے، وہ کہتے ہیں کہ: "اہل عرب کیلئے سب سے پہلے حرمت والے مہینوں میں تقدیم و تاخیر کرتے ہوئے اللہ کے طرف سے مقرر کردہ حرمت والے مہینوں کو حلال سمجھنے کا عمل "قَلَسَ" نے کیا، اس شخص کا پورا شجرہ نسب یہ ہے: حذیفہ بن عبد مذرکہ فقیہ بن عدی بن عامر بن ثعلبہ بن حارث بن مالک بن کنانہ بن خزیمہ بن مذرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہے۔"



اس کے بعد ہمس کے بیٹے عباد نے یہ کام کیا، پھر عباد کے بیٹے قلع نے اسے آگے بڑھایا، پھر قلع کے بیٹے امیہ نے اس کا کوسنبھالا، پھر امیہ کے بیٹے عوف نے، اور آخر میں عوف کے بیٹے ابو ثامہ جنادہ بن عوف نے اسے سرانجام دیا اور اسی کے زمانے میں اسلام ظہور پذیر ہوا۔

ہوناموں تھا کہ جب اہل عرب حج سے فارغ ہوتے تھے سب اس پاس جمع ہوتے، تو وہ کھڑے ہو کر خطاب کرتا، اور رجب، ذوالقعدہ، ذوالحجہ کو حرمت والا مہینہ قرار دیتا، جبکہ محرم کو ایک سال حرمت والا اور آئندہ سال محرم کی بجائے ماہ صفر کو حرمت والا قرار دیتا، تاکہ اللہ کی تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ حرمت والے مہینوں کی تعداد پوری بھی ہو جائے، اور اپنی مرضی بھی چل جائے۔

یہی وجہ ہے کہ ان کے قومی شاعر عمیر بن قیس المعروف "جزل الطعان" بڑے فخر سے شعر کہتا تھا:

لقد علمت معداً قومى كرام الناس إن لم كراما

ألسنا الناسين على معد شهورا حل نجلها حراما

وأي الناس لم يدرك بذكر وأي الناس لم يعرف بجاما

یعنی: قبیلہ معد کو میری قوم کی عظمت کا اعتراف ہے کہ میری قوم ہی معزز قوم ہے۔

کیا ہم معد کیلئے حرمت والے مہینوں میں تقدیم و تاخیر نہیں کرتے؟

اب وہ کون سے لوگ ہیں جنہیں ابھی تک ہماری شان کا علم نہیں ہے؟ اور کن لوگوں کو لگام کا علم نہیں؟

مزید کیلئے دیکھیں: "العذب المنیر من مجالس الشنقیطی فی التفسیر" (439/5)، "تفسیر ابن کثیر" (144/4) اور (تفسیر طبری 235/14)

واللہ اعلم